ڈاکٹرامبیدکر

سید فضلِ رسول

آج ۲۶ جنوری ہے۔

حامد! چلو جلدی سے کپڑے بدلو۔ آج اسٹیڈیم چلنا ہے۔ وہاں یوم جمہوریہ منایا جائے گا۔ آج ہی کی تاریخ ۲۶ رجنوری ۱۹۵۰ء کو ہمارے ملک کا دستور نافذ ہوا تھا۔ جو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر کی نگرانی میں بنایا گیا تھا۔ ہر سال یوم جمہوریہ کے موقع پر ان کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر کی خدمتوں کو ہندوستان کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ وہ قومی رہنمائی میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ انہیں جدید ہندوستان کا ایک معمار کہا جاتا ہے۔ ان کی قومی خدمات اور اعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے حکومت ہند نے انہیں ملک کا عظیم ترین اعزاز ''بھارت رتن'' سے نوازا ہے۔

ڈاکٹر امبید کر کی پیدائش صوبہ مہاراشٹر کے ضلع رتنا گری کے قصبہ مہو میں ۱۴/اپریل ۱۸۹۱ء کو ہوئی تھی۔ وہ ایک اچھوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ابھی وہ محض دو سال کے تھے کہ ان کے والد فوجی ملازمت سے سبکدوش ہو گئے اور جب وہ چھے سال کے ہوئے ان کی والدہ دنیا سے چل بسیں۔

ڈاکٹر امبید کر کے والد کی ہمیشہ خواہش رہی کہ ان کا بیٹا اعلا تعلیم حاصل کرے۔ بچپن سے وہ بڑے ذہین اور محنتی تھے۔ اس زمانے میں ہندوستان میں چھوت اچھوت بھید بھاؤ کا گندہ رواج تھا۔ انہیں بھی ان حالات سے گزرنا پڑا۔ اسکول میں انہیں اعلیٰ ذات کے بچوں سے دور رکھا جاتا۔ ساتھیوں سے لیکر استاذہ لوگ انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر اسکول میں پانی پینا ہوتا تو کوئی ساتھی اوپر سے ہتھیلی میں پانی انڈیل دیتا اور وہ پانی پی لیتے۔ نائی ان کے بال تک نہیں تراشتے اور اساتذہ سنسکرت پڑھانے سے گریز کرتے تھے۔ اس طرح ہندوستان میں دلتوں پر مظالم ڈھائے جا رہے تھے۔ مگر امبید کر محنت اور لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ انہوں نے مراٹھا اسکول سے ۱۹۰۷ء میں امتیازی نمبر کے ساتھ میٹرک پاس کیا۔ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے انہوں نے الفنسٹن کالج سے ۱۹۱۲ء میں بی۔ اے کیا۔ انہی دنوں بڑودہ ریاست کی جانب سے ذہین اور ہونہار طالب علموں کے لئے ولایت میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف کا اعلان کیا گیا ۔ڈاکٹر امبید کر نے اس سنہرے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کولمبیا میں اعلا تعلیم حاصل کی۔

ڈاکٹر امبید کر ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۷ء تک امریکہ اور انگلینڈ میں رہے۔ وہاں انہوں نے معاشیات، سیاست اور قانون کا گہرا مطالعہ کیا اور قانون میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری سے نوازے گئے۔

بچپن ہی سے دلتوں کے نامساوی حالات سے متاثر تھے۔تعلیم کے دوران انہوں نے محسوس کیا تھا کہ ہندوستان کے کروڑوں دلتوں کی زندگی بہتر بنائے بغیر ملک کی ترقی ناممکن ہے۔اس کے پیشِ نظر انہوں نے دلتوں کی اصلاح کی کوشش کی ۔اور انہیں تعلیمی ، سماجی ، سیاسی اور معاشی حقوق دلانے کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔دلتوں کی تعلیم کے لئے اسکول کھولے۔طلبا کو مفت کتابیں دی گئیں۔ممبئ میں انہوں نے سدھارتھ کالج آف آرٹس اینڈ سائنس کھولا۔ دلتوں کی خصوصی اختیارات کے لئے پیش قدمی کی اوران کی مسلسل کوششوں کا ہی نتیجہ تھا کہ ۱۹۱۹ء میں آئین میں دلتوں کی ایک علاحدہ حیثیت تسلیم کر لی گئی۔ڈاکٹر امبیدکر نے **اعلا** ذات کے ہندوؤں سے بھی اپیل کی کہ نیچی ذات کے دلتوں کے ساتھ برابری کا سلوک کریں اور انکے حقوق کو پامال نہ کریں۔اس سلسلے میں ۱۳/ جنوری ۱۹۲۰ء کو ایک مراٹھی رسالہ ''کونارک'' بھی جاری کیا۔

ڈاکٹر امبیدکر کو یہ احساس تھا کہ قوم کی ترقی کا انحصار عورتوں کی تعلیم پر ہے۔ہمیشہ تعلیمِ نسواں پر زور دیتے رہے اور لڑکیوں کی کم عمر کی شادی سے پرہیز کرنے کی ہدایت کرتے رہے۔انہوں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے تمام شہری چاہے وہ کسی بھی مذہب یا ذات سے تعلق رکھتے ہوں برابر ہیں۔

۱۹۴۷ء میں ڈاکٹر امبیدکر نے ایک قومی رہنما اور ماہر قانون کی حیثیت سے اپنا مقام بنالیا۔یہی وجہ ہے کہ جب ملک کی آزادی کے بعد ۱۹۴۷ء میں آئینِ ہند کا مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی تشکیل کی گئی،اس کمیٹی کے چیرمین ڈاکٹر امبیدکر ہی بنے۔انہوں نے ہندوستانی آئین میں بنیادی حقوق پر خصوصی توجہ دی اور پسماندہ طبقوں کا خاص خیال رکھا۔ذات پات کے بھید بھاؤ کو قانونی طور پر ختم کر دیا۔اور زندگی کی آخری سانس تک پسماندہ طبقات کی بھلائی کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔یہی وجہ ہے کہ انہیں پسماندہ طبقات کا مسیحا کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے۔آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر قانون بنے۔آخر ۶/دسمبر ۱۹۵۶ء میں ہندوستان کا یہ سپوت دنیا سے کوچ کر گیا۔

پڑھیے اور سمجھیے

نافذ	:	جاری	پامال	:	پاؤں سے روندنا
فراموش	:	بھولا ہوا۔ یاد سے اترا ہوا	رہنما	:	راستہ دکھانے والا
کوچ	:	ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	خواہش	:	تمنا۔ آرزو۔ شوق
تسلیم	:	سلام کرنا، سپرد کرنا۔ ماننا	پیش قدمی	:	بڑھ کے کام کرنا، پہل

مسودہ : وہ تحریر جو سرسری طور پر لکھی جائے اور جسے صاف کرنے کی ضرورت ہو۔

معاشیات: اقتصادیات کا وہ علم جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم پر بحث کی جاتی ہے۔

معمار : عمارت بنانے والا

یاد کیجیے:

۱۔کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔اسم۔فعل۔حرف

اسم: کسی آدمی، کسی جانور، کسی جگہ یا کسی چیز کے نام کو اسم کہتے ہیں۔جیسے احمد، ہاتھی، کٹک، قلم

۲۔فعل: جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے۔اس میں تین زمانوں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جائے۔جیسے: حامد نے خط لکھا۔اس جملے میں ''لکھا'' فعل ہے۔

ماضی:۔حامد نے کتاب پڑھی۔حال:۔محمد کتاب پڑھ رہا ہے۔مستقبل:۔احمد کتاب پڑھے گا۔

۳۔حرف: وہ کلمہ ہے جو اسم اور فعل کو ایک دوسرے سے ملا دیتا ہے۔اس میں نام، کام اور زمانہ نہیں پایا جاتا ہے۔جیسے حامد بازار تک گیا۔محمد کو ابھی آنا چاہئے۔احمد گھر میں نہیں ہے۔

ان جملوں میں ''تک''، ''ابھی'' اور ''میں'' حرف ہیں۔

سوچیے اور بتائیے:

ا۔ ہمارے ملک کا دستور کب نافذ ہوا اور اس دن کو کیا کہا جاتا ہے؟

۲۔ ڈاکٹر امبید کر کی کیا حیثیت ہے؟

۳۔ ملک کا سب سے بڑا اعزاز کس کو اور کیوں ملا؟

۴۔ ڈاکٹر امبید کر کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی اور وہ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

۵۔ ان کے والد کی کیا خواہش تھی؟

۶۔ اس دور میں ہندوستان کا کیا رواج تھا اور امبید کر کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا؟

۷۔ انہوں نے میٹرک، بی اے اور پی ایچ ڈی کی اعلیٰ ڈگری کب اور کہاں سے حاصل کی؟

۸۔ بچپن ہی سے انہوں نے اپنے ساتھ کیا سلوک محسوس کیا؟

۹۔ ہندوستان کا پہلا وزیر قانون کون تھا اور کس نے دستور ہند کا مسودہ تیار کیا؟

۱۰۔ امبید کر آخر عمر تک کس بات کی جدوجہد کرتے رہے اور انہوں نے دنیا سے کب کوچ کیا؟

۱۱۔ جملے بنائیے: فراموش۔ ملازمت۔ رواج۔ انحصار۔ ماہر

۱۲۔ ڈاکٹر امبید کر پر دس جملوں میں ایک مضمون لکھئے۔

۱۳۔ خالی جگہوں کو پر کیجئے:

ڈاکٹر امبید کر ۱۹۱۳ء سے لے کر.......تک امریکہ اور.....میں رہے۔ جہاں معاشیات.....اور.....کا گہرا مطالعہ کیا۔ اور........میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری سے نوازے گئے۔